کتابوں کا خدا اور ہے بابوں کا خدا اور

آیا شعور جب سے پایا کچھ ایسا دور
بندے تھے ہم خدا کے کرتے نہیں تھے غور

کہتے نہیں تھے خود کو بے خوف ہم مسلماں
الجھے تھے مسلکوں میں جیسے ہو الجھی ڈور

خود پے فخر تھا ہم کو کہ ہم ہی جنّتی ہیں
ناجی تھا اپنا فرقہ اس بات پے تھا زور

فرقے سے جو باہر تھا وو تھا ہی کب مسلماں
باقی بچے جو انساں شیطان تھے کروڑ

خناس بھر دیا تھا واعظ نے منبروں سے
اس ذہن میں ہمارے نعمت جو تھی انمول

بیٹھے تھے ہم بھی اپنے بس پیر کے بھروسے
قرآں سے نہ شغف تھا نہ سنّتوں پے زور

کوئی علمی گفتگو ہو ہم بغلیں جھانکتے تھے
دانائی تھی نہ حکمت بس ٹال اور مٹول

ایک روز یوں ہوا پھر ہم غور کرنے بیٹھے
انجام یہ ہوا کہ پایا خود ہی میں جھول

قرآں کو جونہی کھولا حیراں بہت ہوے ہم
الفاظ تھے یا موتی کوئی تھا نہ اس کا جوڑ

روئے کچھ اس طرح سے روئے نہ تھے کبھی ہم
خلجان سے نکل کر توڑا پھر اپنا خول

پھر دل میں وہ تڑپ تھی کہ حق کو جاننا ہے
پڑھنے لگے نبی کی سیرت جو تھی انمول

مسلم ہو یا بخاری ہے ہاتھ میں ہمارے
کمزور اب نہیں ہیں آیا ہے اب وہ دور

رب مانتے ہیں اس کو پیدا کیا ہے جس نے
حضور سے ہے نسبت جس کا نہیں کوئی مول

مرنے سے پہلے اے مسلماں کر لے اس پے غور
کتابوں کا خدا اور ہے بابوں کا خدا اور

زبیر فاروق